حقوقِ زوجین
مصنّفہ
عطائے حضور مفتی اعظم ہند
مولانا محمد شاکر علی نوری
(امیر سنّی دعوتِ اسلامی)
شائع کردہ مکتبہ طیبہ ۱۲۶، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

حقوق زوجین

مصنف

مولانا محمد شاکر نوری

(امیر سنی دعوت اسلامی)

ناشر:

مکتبہ طیبہ

۱۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

سن اشاعت: اکتوبر ۲۰۱۰ء

آئینہ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

محسنِ انسانیت حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل دنیا میں ہر شخص اپنے حقوق اور فرائض سے غافل تھا، مرد عورتوں سے تو اپنے سارے حقوق ادا کرواتے تھے مگر عورتوں کو ایک لونڈی کی حیثیت سے رکھتے تھے، نہ ان کے حقوق کی ادائیگی کرتے تھے اور نہ ہی انہیں کوئی قدر ومنزلت دیتے تھے۔ مذہب اسلام کی جلوہ گری ہوتے ہی ساری انسانیت کو اس کے حقوق سے آشنا کرادیا گیا، مردوں کو ان کے حقوق بتائے گئے، عورتوں کو ان کے حقوق دلائے گئے اور سب کے حقوق کی حفاظت کے لیے قانونِ الٰہی آسمان سے نازل ہوا۔

مرد پر نکاح کے بعد عورت کے حقوق کی ادائیگی لازم ہوجاتی ہے کہ اگر وہ اس میں کوتاہی برتتا ہے یا اسے فراموش کرتا ہے تو اسلامی نقطۂ نظر سے عذابِ خداوندی کا سزاوار ہوگا۔ مرد پر عورت کے کیا کیا حقوق بنتے ہیں؟ قرآن وحدیث میں اس کی مکمل وضاحت موجود ہے۔ پڑھیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔

حسن معاشرت کا حکم

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ’’وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا‘‘ اپنی بیویوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کے ساتھ زندگی گزارو، ہوسکتا ہے تم کسی بات کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر رکھی ہو۔ (سورۂ نسا:۱۹)

اللہ عزوجل نے بیویوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کے ساتھ زندگی گزارنے کا حکم فرمایا۔لہٰذا شوہر پر لازم ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے،شوہر پر بحیثیت شوہر اپنی بیوی اور بچوں کے کھانے، کپڑے اور رہائش کی ذمہ داری ہے۔

حسن معاشرت کی چند مثالیں

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ بہت اچھی طرح خوش مزاجی اور خوش اخلاقی سے اپنی زندگی کے شب و روز بسر کرتے تھے۔آپ کی خاطر داری اور دل جوئی کے چند واقعات ملاحظہ کریں۔

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ (بخاری شریف:۶۷۶) یعنی حضور علیہ الصلوۃ والسلام گھر کے کاموں میں عورتوں کا ہاتھ بٹاتے تھے مثلاً کبھی جھاڑو دے دیا کبھی بستر وغیرہ تہہ کر دیا یا آٹا وغیرہ گوندھ دیا یا سینے پرونے کے کام میں شامل ہو گئے، لیکن افسوس کہ آج کے شوہر سارے کام بیویوں سے لینا چاہتے ہیں ،ان کی ناز برداری اور ان کے راحت اور آرام کا خیال نہیں کرتے ۔ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

عرب کی گیارہ عورتیں جمع ہوئیں اور ہر ایک نے اپنے اپنے شوہروں کے حالات وسلوک کو بیان کیا، گیارہویں عورت نے جس کا نام اُم زرع تھا،اپنے شوہر ابوزرع کی بہت تعریف بیان کی کہ میں ایک غریب گھر کی بیٹی تھی ،نہایت تنگی ومشقت سے گزر بسر ہوتا تھا لیکن ابوزرع نے مجھ کو اونٹوں والی ،گھوڑوں والی ،مویشی والی،باغوں والی،کھیتوں والی،محلوں والی بنادیا اور اب حال یہ ہے کہ دودھ کے بڑے بڑے مٹکے گھر میں بھرے رہتے ہیں ۔زیورات اتنے ہیں کہ میرے کان ٹوٹ گئے ،سونا چاندی کے زیوروں

سے مجھے لاد دیا اور وہ مرغن کھانے اور اچھی اچھی غذائیں کھلائیں کہ چربی سے میرے بازو بھر گئے، مجھ کو بہت خوش کیا اور میں بھی ان سے بہت خوش ہوں، کبھی بک جھک کر جاتی ہوں تو وہ برا نہیں مانتے اور نہ کبھی برا کہتے ہیں، میں اپنے گھر کے اندر مالک ومختار ہوں، جہاں چاہوں جس طرح چاہوں رہوں اور خرچ کروں، ذرا بھی روک ٹوک نہیں کرتے، کئی کئی خدمت گزار لونڈیاں میری خدمت میں لگی رہتی ہیں اور ابوزرع مجھ سے کہتے رہتے ہیں کہ اُمِّ زرع خوب کھاؤ، پیئو، اپنے اہل وعیال کو بھی کھلاؤ۔ حضور رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ قصہ سن کر فرمایا کہ میں اپنے ازواج کے حق میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ اُمِّ زرع کے حق میں ابوزرع ہیں۔ (بخاری شریف:۵۱۸۹)

۳﴾ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خوش کرنے کے لیے ان کی سہیلیوں کو گڑیا کھیلنے کے لیے بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے پاس گھوڑے کی گڑیا دیکھی جس کے دونوں بازو پر پر لگے ہوئے تھے، فرمایا یہ گھوڑا کیسا ہے؟ اس کے دونوں پر کیسے ہیں؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کے پر نہ تھے۔ یہ جواب سن کر حضور بہت ہنسے۔ (ابوداؤد)

۴﴾ خیبر سے واپسی کے وقت ایک مقام پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی پھسل گئی اور حضور گر پڑے اور ام المومنین حضرت صفیہ بھی گر پڑیں۔ حضرت ابوطلحہ آپ کو سنبھالنے کے لیے آپ کی طرف دوڑے تو آپ نے فرمایا: علیک بالمراۃ"۔ یعنی پہلے عورت کی خبر لو، چنانچہ حضرت ابوطلحہ اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال کر ان کی طرف چلے، جب ان کے پاس پہونچ گئے تو وہی کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور کجاوہ درست کر کے ان کو سوار کر دیا۔ (مسند احمد:۱۳۳۱۰)

ان چند واقعات سے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوش مزاجی وخوش اخلاقی اور ازواج مطہرات کے ساتھ خوبصورت زندگی گزارنے کے چند کوائف معلوم ہوئے۔ ہمیں بھی آپ کے طور وطریق پر عمل کرنا چاہیے۔

دونوں کے حقوق برابر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ'' اورعورتوں کا حق مردوں پر ایسا ہی ہے جیسا عورتوں پر ہے دستور کے مطابق۔(سورۂ بقرہ آیت:۲۲۸)

اسلام عدل و مساوات کا مذہب ہے، اسلام نے جس طرح عورتوں پر ان کے شوہروں کے حقوق رکھے ہیں اسی طرح شوہروں پر بھی عورتوں کے حقوق رکھے ہیں۔آج اسلام پر لوگ الزام تراشیاں کرتے ہیں اوراس بات کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں سے ان کے حقوق چھین لیا ہے، ان کو پابند سلاسل کر دیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآنِ مقدس کی صرف مذکورہ آیت کو انصاف و دیانت کی نگاہ سے پڑھ لیں تو دشمنانِ اسلام کی آنکھ کھل جائے کہ اسلام نے جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق رکھے ہیں اسی طرح مردوں کو بھی عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے۔اسلام نے تو عورت کو وہ عزت اور مقام دیا ہے کہ دوسرے کسی مذہب میں اسے وہ مقام حاصل ہی نہیں۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں صاحب تفسیر نعیمی لکھتے ہیں: اسلام سے پہلے عرب بلکہ ہندوستان میں بھی عورت مثل مال مویشی کے سمجھی جاتی تھی کہ شوہر فقط اپنی خدمت کے لیے کھانا کپڑا دے کر ان سے غلاموں کا سا برتاؤ کرتے تھے بلکہ انہیں جائداد کی طرح استعمال کرتے تھے۔اسلام نے عورت کو نیچے سے اوپر اٹھایا، اس کے حقوق بھی قائم کئے مگر چوں کہ بالکل برابری کرنے میں گھر کا انتظام قائم نہیں رہ سکتا، ملکی و خانگی انتظام کے لیے کوئی افسر ضرور چاہئے اگر ملک میں کوئی بادشاہ نہ ہو سب برابر ہوں تو اس کی بربادی یقینی ہے۔ ایسے ہی اگر گھر میں کوئی حاکم نہ ہو، سب یکساں ہوں تو گھر کی تباہی لازمی ہے اس لیے مردوں کو عورتوں کا حاکم بنایا کیوں کہ مرد میں قوت، شجاعت، عقل وغیرہ زیادہ نیز اس کے ذمہ بیوی کا سارا خرچ بعض حقوق تو مشترک ہیں اور بعض خاص حقوق مشترکہ دو قسم کے ہیں ایک حقوق شرعی جس کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے اور جن کے ادا کرنے پر حاکم مجبور کر سکتا ہے۔ دوسرے حقوق اخلاقی کہ جن کا ادا کرنا ضروری مگر ان کا عدالت میں دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

عورت کے حقوق شرعی مرد پر چار قسم کے ہیں (۱) کھانا کہ جیسا خود کھائے اسے بھی کھلائے (۲) کپڑا کہ جیسا خود پہنے اسے بھی پہنائے اور حسب حیثیت اسے آرام میں رکھے (۳) مکان کہ حسبِ حیثیت اسے رہنے کے لیے جگہ دے۔ (۴) مجامعت۔

مرد کے لیے ضروری ہے کہ بیماری میں اس کا علاج کرائے، کبھی کبھی اس کو میکے والوں سے ملاتا رہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے اچھا لباس پہنتا ہوں کہ جب میلے کپڑے میں وہ مجھے بری معلوم ہوتی ہے تو میں اسے کب اچھا معلوم ہوں گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر تم قیامت میں مجھ سے قرب چاہتے ہو تو اپنی بیویوں کو راضی رکھو۔ بلکہ اس کی خوشنودی کے لیے اس کے میکے والوں بلکہ اس کی سہیلیوں سے بھی سلوک کرو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے قربانی کرتے جس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے تھے۔ لہٰذا مرد کو چاہئے کہ بیوی کے انتقال کے بعد تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی، صدقہ وغیرہ اس کے ایصال ثواب کے لیے کرے۔ یہ بھی بہتر ہے کہ زندگی میں اپنی بیوی کو جن عورتوں سے محبت و میل ہو وہ فاتحہ کا کھانا انہیں بھیجے، اسے بعد وفات اچھائی سے یاد کرے، اس کے لیے دعائے مغفرت کرے، اس کے ماں باپ و اہل قرابت کا ہمیشہ احترام کرے۔ جب کہ حضور نے حضرت خدیجہ کی سہیلیوں سے یہ سلوک کیا تو بیوی کے ماں باپ و اہل قرابت تو زیادہ سلوک کے حقدار ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہر ایک دونوں کو خوش رکھنے کی انتہائی جائز کوشش کریں۔ (تفسیر نعیمی جلد دوم ص:۴۹۳)

سب سے اچھا کون؟

رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”خَیْرُ کُمْ خَیْرُ کُمْ لِاَھْلِہٖ وَ اَنَا خَیْرُ کُمْ لِاَھْلِیْ“ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں۔ (ابن ماجہ:۲۰۵۳)

اس حدیث کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کے لیے بہتر ہو وہ سب

سے بہتر انسان ہے۔ کیوں کہ بیوی مرد کے زیر دست ہوتی ہے، اس پر اس کو حاکم بنا دیا گیا ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ اپنے تصرفات کا بے جا استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی لیے فرمایا گیا کہ جو اپنی بیوی کی نظر میں بہتر ہو یعنی اس کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اس کے دل میں اپنے لیے جگہ بنا لے وہ سب سے بہترین انسان ہے اور پھر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی مثال بھی پیش فرمائی کہ میں تم میں اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر ہوں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے ساتھ ہمیشہ رفق و نرمی کا برتاؤ کیا ہے، کبھی کسی کی حق تلفی نہ ہونے دی اور تمام ازواج کے درمیان عدل و مساوات کا خاص خیال فرمایا ہے، آپ ان کی دلجوئی بھی فرماتے تھے۔ آپ کی ذات زندگی کے ہر مرحلہ میں ہمارے لیے رہنما و رہبر ہے لہٰذا اپنی بیویوں کے حقوق کی ادائیگی میں بھی ہمیں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کو دیکھنا چاہئے اور آپ کے بتائے ہوئے راستے پر عمل کرنا چاہئے۔

عورتوں کو مارنے کی ممانعت

حضرت معاویہ قشیری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ ہماری عورتوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں وہ کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہ پہناؤ جو تم پہنتے ہو نہ انہیں مارو اور نہ انہیں برا بھلا کہو۔ (ابوداؤد: ۲۱۴۶)

ایک بار ولید بن عقبہ کی عورت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کرنے آئیں کہ ولید مجھ کو بہت مارتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نے فرمایا کہ ولید سے جا کر بتا دینا کہ حضور نے مجھ کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے، تھوڑی دیر بعد وہ پھر آئیں اور کہنے لگیں کہ ولید نے اب تو مجھے اور مارا ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے کا ایک ٹکڑا کاٹ کر بطور نشانی عطا فرمایا۔ عورت نے جا کر دکھایا تو اس

نے عورت کواور بھی مارا پھروہ شکایت لے کر حاضر ہوئیں ،اب آپ نے ولید پر بددعا فرمائی۔(منتخب کنزالعمال)

حضرت فاطمہ بنت قیس حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مشورہ کرنے آئیں کہ مجھ سے دو شخص نکاح کے خواہش مند ہیں ،ایک ابوجہم دوسرے معاویہ، حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں مناسب نہیں ہیں۔ابوجہم تو اس لیے مناسب نہیں کہ بڑا مارنے والا ہے کبھی اس کی لاٹھی گردن سے الگ نہیں ہوتی، لیکن معاویہ فقیر و تنگ دست ہیں،تمہارا گزر بسر وہاں ٹھیک طور سے نہ ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’اَلْمَرْأَۃُ کَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَھَا کَسَرْتَھَا وَ ھِیَ یُسْتَمْتَعُ بِھَا عَلٰی عِوَجٍ‘‘ عورت پسلی کی طرح ہے،اگر تم اس کو سیدھا کروگے تو توڑ دوگے،اس سے اس کی کجی کے ساتھ ہی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔(ابن ماجہ:۱۳۳)

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے معاملہ میں صبر وتحمل سے کام لینا چاہیے اور حکمت عملی ودانائی کے ساتھ گزر بسر کرنا چاہئے۔

تین اہم باتیں

لوگوں نے سنا کہ جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات شریف کے وقت آہستہ آہستہ یہ تین باتیں فرماتے تھے: نماز پڑھو،لونڈی، غلاموں کے ساتھ بھلائی کیا کرو اور عورتوں کے بارے میں اللہ ہی اللہ ہے۔ یہ تمہاری قیدی ہیں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (کیمیائے سعادت:۲۶۲)

مذکورہ تین باتیں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری نصیحت و وصیت ہیں، گویا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی امت کے تعلق سے ان تین باتوں کا زیادہ خدشہ تھا اسی لیے آپ وصال شریف کے وقت بھی ان تین چیزوں کی تاکید فرمارہے

تھے۔ آج ہمارے درمیان یہ تینوں باتیں عام ہو چکی ہیں، ہم نمازوں سے دن بہ دن غافل ہوتے چلے جارہے ہیں، اپنے زیر دستوں اور اپنے نوکروں پر ظلم وزیادتی کرنا ہمارا شعار بن چکا ہے اور بیویوں کے حقوق کی پامالی ہماری عادت بن چکی ہے۔ گویا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج سے چودہ سو سال پہلے ہی یہ دیکھ رہے تھے کہ ایک دور ایسا آنے والا ہے جس میں یہ تین باتیں عام ہو جائیں گی لہٰذا آپ نے اپنی وفات کے وقت بھی ان تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ہم اگر محبت رسول کے دعویدار ہیں تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ آپ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ہر ہر لفظ کو عملی جامہ پہنائیں۔

ایذا پر صبر کا ثواب

رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کی بدخصلتی پر صبر کرے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر ملا۔ (کیمیائے سعادت: ۲۶۲)

عورتوں پر مردوں کے حقوق

اے اسلام کی مقدس شہزادیو! اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں پر حاکم بنایا ہے اور بہت بڑی بزرگی دی ہے۔ چنانچہ قرآنِ مقدس میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ (سورہ نسا: آیت ۳۴)

اسلام کی مقدس شہزادیو! ایک حاکم کا عہدہ کتنا بلند ہوتا ہے کہ اگر وہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں اپنی حکومت چلا رہا ہے اور اس کی رعایا میں سے کوئی اس سے بغاوت کرے تو اس کی سزا موت ہے۔ اللہ عزوجل نے اس آیت میں عورتوں پر مردوں کو حاکم قرار دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اگر عورت کے حقوق کی ادائیگی کرتا ہے اور عورت اس کے حکم کے خلاف عمل کرتی ہے تو کل بروزِ قیامت ایسی عورت ضرور بالضرور عذابِ خداوندی کی حقدار ہوگی۔ اس لیے ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حکم مانے اور خوشی خوشی اپنے شوہر کے ہر جائز

حکم کی تابعداری کرے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بہت بڑا حق بنایا ہے۔ یاد رکھو کہ شوہر کو راضی وخوش رکھنا بہت بڑی عبادت ہے اور شوہر کو ناخوش اور ناراض رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

نیک عورت کون؟

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ''فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ'' نیک عورتیں (خاوند کی) فرمانبرداری کرتی ہیں اور خاوند کی غیر موجودگی میں (اس کے مال وعزت کی) حفاظت کرتی ہیں جس طرح اللہ عزوجل نے حفاظت کا حکم دیا ہے۔ (سورۂ نسا:۳۴)

بیوی پر فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری اور اطاعت کرے اور خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے مال ودولت اور عزت وآبرو کی بھی حفاظت کرے۔ اس کی عزت وآبرو کی حفاظت سے مراد یہ بھی ہے کہ اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے۔

شوہر کی ناشکری کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''اُرِیتُ النَّارَ فَاِذَا اَکْثَرُ اَھْلِھَا النِّسَآءُ یَکْفُرْنَ قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَ یَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَأَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ'' مجھے جہنم کی آگ دکھائی گئی، جہنم میں ان عورتوں کی تعداد زیادہ تھی جو ناشکری کرتی ہیں، پوچھا گیا کیا اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں اور اس کے احسانات کا شکر ادا نہیں کرتیں، اگر تم ساری عمر اُن کے ساتھ احسان کرتے رہو اور صرف ایک دن وہ تم سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھیں تو کہتی ہیں کہ مجھے تم سے کبھی بھلائی نہیں پہنچی۔ (بخاری جلد اول ص:۹)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی اِمْرَأَۃٍ لَا تَشْکُرُ لِزَوْجِھَا'' ۔یعنی خدائے وحدہ

لاشریک اس عورت کو رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا جوشوہر کی نافرمانی وناشکری کرے۔(بیہقی شریف:۱۵۱۱۷)

عورتوں میں اکثر ناشکری اورشوہروں کی نافرمانی کی عادت پائی جاتی ہے۔سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جہنم میں سب سے زیادہ وہ عورتیں ہوں گی جو اپنے شوہروں کی نافرمانی اور ناشکری کرتی ہیں۔لہٰذا ہماری اسلامی بہنوں کو ہمیشہ اپنے شوہروں کی اطاعت وفرمانبرداری اوران کی شکرگزاری کرتے رہنا چاہیۓ تاکہ جہنم کے دہکتے ہوۓ شعلوں سے محفوظ ہوسکیں۔

فرشتوں کی لعنت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

”اِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلٰی زَوْجَتِہٖ اِنْ سَأَلَھَا نَفْسَھَا وَ ھِیَ عَلٰی ظَھْرِ بَعِیْرٍ اَنْ لَّا تَمْنَعَهٗ نَفْسَھَا وَ مِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَی الزَّوْجَةِ اَنْ لَّا تَصُوْمَ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَاِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطَشَتْ وَ لَا یُقْبَلُ مِنْھَا وَ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَیْتِھَا اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَاِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْھَا مَلٰئِکَةُ السَّمَاءِ وَ مَلٰئِکَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلٰئِکَةُ الْعَذَابِ حَتّٰی تَرْجِعَ“۔

بیوی پر خاوند کا حق یہ ہے کہ جب خاوند اسے (مقاربت کے لئے) بلاۓ تو وہ فوراً آجاۓ خواہ اس وقت وہ سفر کے لیے اونٹ کی پشت پر ہواور بیوی پر خاوند کا حق یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے اوراگر رکھے تو وہ قبول نہیں ہوں گے، وہ صرف بھوک اور پیاس ہے اور گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے، اگر گئی تو آسمان کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور

عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کریں گے جب تک وہ لوٹ کر نہیں آتی۔(مجمع الزوائد جلد چہارم ص: ۳۰۷)

اس حدیث میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے واضح انداز میں شوہر کی اہمیت اور عورت پر اس کے حقوق کو بیان فرمایا ہے کہ ایک عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی عبادت بھی نہیں کر سکتی اور اگر نفل روزہ رکھتی بھی ہے تو ثواب سے محروم رہے گی اور اگر کوئی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہے تو جب تک وہ گھر واپس لوٹ کر نہ آجائے اللہ کے معصوم فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی لعنت (اللہ اکبر) وہ فرشتے جو گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوتے ہیں، جو ہمیشہ اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں مشغول رہتے ہیں وہ جس پر لعنت کر دیں کیا اللہ اس پر رحمت کی نظر فرمائے گا؟ نہیں، ہرگز نہیں۔لہٰذا اسلامی بہنیں اس حدیث سے سبق سیکھیں اور اپنے شوہروں کی قدر کریں، ان کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم باہر نہ نکالیں اور ہمیشہ ان کے حقوق کی ادائیگی کرتی رہیں تاکہ فرشتوں کی لعنت اور اللہ عزوجل کے عذاب سے محفوظ رہ سکیں۔

شوہر کی اطاعت لازم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا وَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً اَمَرَ اِمْرَأَۃً اَنْ تُنْقِلَ مِنْ جَبَلٍ اَحْمَرَ اِلٰی جَبَلٍ اَسْوَدَ وَ مِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰی جَبَلٍ اَحْمَرَ لَکَانَ نَوْلُھَا اَنْ تَفْعَلَ“ اگر میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو ضرور عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اور اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ کو سیاہ کر دے اور سیاہ پہاڑ کو سرخ کر دے تو اس پر یہ حق بنتا ہے کہ وہ ایسا کرے۔ (ابن ماجہ:۱۸۵۲)

نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (ابن ماجہ: ۱۹۲۵)

اسلام کی مقدس شہزادیو! سجدہ بندگی کی ایسی کیفیت کا نام ہے کہ اس سے بہتر عبادت کی کوئی کیفیت ہو ہی نہیں سکتی، سجدہ مسجود کی عظمت شان کا اعلان ہوتا ہے، سجدہ اپنی نیاز مندی کا ثبوت ہوتا ہے، سجدہ اپنی عاجزی کا اعلان ہوتا ہے، حالتِ سجدہ میں بندہ اپنی مقدس پیشانی کو اللہ کی بارگاہ میں جھکا دیتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ اگر مخلوق میں کسی کو سجدہ کا حکم ہوتا تو وہ عورتوں کو ہوتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اور ایک حدیث میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ سرخ پہاڑ کو سیاہ اور سیاہ پہاڑ کو سرخ کر دے تو عورت پر لازم ہے کہ وہ ایسا کرے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عورتوں پر شوہروں کی فرمانبرداری کس قدر لازم ہے کہ کتنا دشوار کام ہے پہاڑ کے رنگ کو تبدیل کرنا۔ اس حدیث سے ان عورتوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہئے جو اپنے شوہروں کی قدر نہیں کرتی ہیں اور ان کی حکم عدولی کرتی ہیں۔

اللہ کا حق ادا نہ ہوگا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا'' قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عورت خدا کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کر دے۔ (ابن ماجہ: ۱۳۳۳)

اسلام کی مقدس شہزادیو! اس حدیث میں شوہر کے حقوق کی اہمیت کو کتنے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی ہے تو گویا اس نے اللہ کے حقوق کو پامال کیا۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ عورت کے لیے نفل نماز سے بہتر شوہر کی خدمت ہے کہ اگر کوئی عورت شوہر کی خدمت ترک کر کے نفل نماز میں مشغول رہتی ہے تو اس کا یہ نماز پڑھنا کچھ سودمند نہ ہوگا۔حتیٰ کہ ایک روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ اگر عورت شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی نفلی عبادت کرے تو گنہگار ہوگی۔

چناں چہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوائے فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہ گار ہوئی اور بغیر اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں، اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔عرض کیا گیا اگر چہ شوہر ظالم ہو، فرمایا اگر چہ شوہر ظالم ہو۔(مصنف ابن ابی شیبہ:۵)

شوہر کی اطاعت کا صلہ جنت

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَفِظَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِىْ مِنْ اَىِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ''

عورت جب پانچوں نماز پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت

کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دووازے سے چاہے داخل ہو جا۔(مجمع الزوائد جلد چہارم ص:۳۰۶)

اسلام کی مقدس شہزادیو! دنیا میں انسان کوئی بھی نیکی کرتا ہے تو اس کے دل میں جنت پانے کی تمنا رہتی ہے اور اس حدیث میں عورت کے لیے ایسی نیکیوں کا ذکر ہے کہ اگر کوئی عورت ان نیکیوں کی پابند ہو جائے تو اس کے لیے جنت کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو سکتی ہے۔(۱) نمازِ پنج گانہ کی پابندی۔نماز ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہے، اس کی ادائیگی کے بغیر چھٹکارا نہیں اگر کوئی شخص اس میں کوتاہی برتتا ہے تو اللہ کے غضب کا شکار ہوگا۔حتی کہ جو لوگ نماز کو سستی سے پڑھتے ہیں ان کے بارے میں قرآنِ مقدس میں ارشاد فرمایا گیا کہ ان نمازیوں کے لیے ویل (جہنم کی ایک وادی) ہے جو اپنی نماز سستی سے ادا کرتے ہیں۔تو جب سستی سے ادا کرنے والے جہنم کے سزاوار ہو سکتے ہیں تو جو لوگ سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا حال ہوگا۔(۲) رمضان کے روزے۔ماہِ رمضان المبارک کے روزے بھی ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہیں کہ بغیر عذر اگر کوئی اسے چھوڑ دے تو سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔(۳) اپنی عفت کی حفاظت کرے۔یعنی غیر محرموں کے سامنے بے پردگی نہ کرے، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے زندگی گزارے اور بدکاری اور اس کے تمام دواعی سے دور رہے۔(۴) اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔یعنی شوہر کے تمام حقوق کی ادائیگی کرتی رہے، اس کے حکم کے پر عمل کرتی رہے اور کبھی اس کے دل کو تکلیف نہ پہنچائے تو ایسی عورت جنت کی مستحق ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمہ ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ دور نبوی میں ایک شخص سفر میں گیا ہوا تھا اور بیوی کو حکم دے گیا کہ میری عدم موجودگی میں بالا خانے سے نیچے نہ اترنا۔اسی اثنا میں اس عورت کا باپ سخت بیمار ہوا، عورت نے خدمت نبوی میں بالا خانے سے اتر کر باپ کے گھر جانے کی اجازت منگوائی۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے خاوند کی

اطاعت کر، پھر خبر ملی کہ اس کے باپ کا انتقال ہوگیا،اس نے جانے کی اجازت چاہی ،فرمایا: شوہر کی اطاعت کر۔الغرض! باپ کی تجہیز و تکفین بھی ہوگئی،مگر وہ شوہر کی اطاعت کے خلاف مکان کے باہر نہ گئی۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہلایا کہ تو نے جو اپنے شوہر کی اطاعت کی اس کی وجہ سے تیرے باپ کو رب تعالیٰ نے بخش دیا۔(احیاء العلوم)

نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی نیکی بلند نہیں ہوتی۔ بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دے، وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور وہ امام جس کی اقتدا کرنا لوگ ناپسند کریں۔(ترمذی شریف:۳۶۱)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو عورتیں اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کے دلوں کو تکلیف پہنچاتی ہیں اور انہیں ناراض رکھتی ہیں ان کا کیا حشر ہوگا کہ ان کی ہوئی ساری نیکیاں برباد اور غیر مقبول ہو جاتی ہیں۔لہٰذا عورتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہروں کو راضی رکھنے کی کوشش کریں تا کہ ان کے اعمال مقبول ہو سکیں اور کل بروزِ قیامت شرمندگی سے بچ سکیں۔ دنیاوی اعتبار سے بھی شوہروں کی ناراضگی باعثِ ضرر ہے۔آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ جو عورتیں اپنے شوہروں کے حقوق کی ادائیگی نہیں کرتیں اور انہیں ناراض رکھتی ہیں ان کی زندگی چین وسکون سے محروم ہو جاتی ہے اور آئے دن گھر میں جھگڑا، لڑائی ہوتے رہتی ہے اور زندگی جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے۔لہٰذا عورتیں اگر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اپنے شوہروں کو راضی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں تو ان کی دنیاوی زندگی بھی سنور جائے گی اور آخرت میں بھی اجر وثواب کی مستحق ہو سکیں گی۔

مردوں کے حقوق کی تفصیل

صاحب تفسیر نعیمی حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:
مرد کے بھی عورت پر کچھ شرعی حقوق ہیں جس کے ادا نہ کرنے پر مرد عورت کا خرچہ بند کر سکتا ہے۔
(۱) عورت کو ضروری ہے کہ مرد کو اپنے پر قابو دے بشرطیکہ کوئی شرعی خرابی حیض وغیرہ نہ ہو۔
(۲) عورت کو لازم ہے کہ شوہر کے بے اجازت اس کے گھر سے نہ جائے۔
(۳) عورت کو لازم ہے کہ شوہر کے گھر میں اسے نہ آنے دے جس کے آنے سے شوہر ناراض ہے۔ یہ حقوقِ شرعی تھے، رہے حقوقِ اخلاقی وہ بے شمار ہیں۔

عورت مرد کے لیے کھانا تیار کرے، بوقتِ ضرورت اس کے کپڑے سیئے اور دھوئے بلکہ ہر طرح اسے راضی کرنے کی کوشش کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اس کے گھر کو آراستہ رکھے، اس کی رضا کے لیے بناؤ سنگار کرے، اس کی بغیر اجازت نفلی روزے اور نفلی نماز میں مشغول نہ ہو غرض کہ اس کی ہو کر رہے۔

ڈاکٹر لازنس کا خدشہ

سڈنی کے ایک مشہور عالم نفسیات اور نجومی ڈاکٹر لازنس نے کہا کہ دنیا میں پاگل پن کی سب سے بڑی وجہ جھگڑالو بیویاں ہیں، کسی نے اس حقیقت کی تفصیل چاہی تو ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اڑتالیس فیصد پاگل مرد اپنی جھگڑالو بیویوں کی وجہ سے پاگل ہوئے ہیں، کیوں کہ یہ مرد حساس ہوتے ہیں اس لیے وہ نہ تو اپنی بیویوں کو زدوکوب کرتے ہیں اور نہ ہی جھڑکتے ہیں جس کا لازمی اثر ذہنی پریشانیوں کی صورت میں ان پر پڑتا ہے۔ پھر انھوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ آئندہ بیس سال کے اندر چالیس فیصد شوہر اپنی بیویوں کے ہاتھوں پاگل ہو جائیں گے۔ (ماہِ طیبہ جولائی ۱۹۶۳ء)

اے اسلام کی مقدس شہزادیو! عورت کی تخلیق شوہر کی تسکین کی خاطر ہوئی ہے،

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنت میں وحشت محسوس ہوتی تھی تو اللہ عزوجل نے ان کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کو پیدا فرمایا تاکہ ان کی وحشت ختم ہوجائے۔اسی طرح نکاح کا حکم بھی اسی لیے ہے تاکہ مرد سکون کی زندگی گزار سکیں چنانچہ خود اللہ رب العزت نکاح کے مقصد کو واضح فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے ''لِتَسۡکُنُوۡٓا اِلَیۡھَا'' تاکہ تم ان (عورتوں) سے سکون حاصل کر سکو۔مگر آج کے دور میں عورت طرح طرح کی بے جا فرمائشوں اور مردوں سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھنے کی وجہ سے ان کے سکون کو غارت کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔اس کی تخلیق تو اس لیے ہوئی تھی کہ مرد دن بھر کا تھکا ہارا شام کو جب گھر واپس آئے تو عورت کی مسکراہٹ اس کے دن بھر کی تھکان کو دور کر دے مگر آج حال یہ ہوگیا ہے کہ مرد دن بھر تھکا ہارا جب گھر واپس آتا ہے اور عورت کی فرمائشوں کو پورا کرنے میں ذرا بھی کمی رہ جاتی ہے تو وہ اپنے شوہر پر برس پڑتی ہے۔یاد رکھو! شوہر کی ناراضی اللہ کی ناراضی کا سبب بن جاتی ہے اور شوہر کی خوشنودی جنت کے اعزاز کا باعث ہے لہٰذا ہمیشہ اپنے شوہروں کو راضی رکھنے کی کوشش کرو اور اگر ان سے تمہارے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کمی بھی ہوجاتی ہے تو خدا کے واسطے جھگڑا لڑائی سے گریز کرتے ہوئے محبت و نرمی کے ساتھ ان سے اپنے حقوق طلب کیا کرو کہ اس سے شوہر کے دل میں تمہارے لیے محبت کا گوشہ بھی باقی رہے گا اور تمہارے حقوق بھی تمہیں مل جائیں گے اور خدا کی رضا بھی تمہیں حاصل ہوگی اور اگر تم جھگڑا لڑائی پر آمادہ ہوجاؤ گی تو شوہر کا ذہنی سکون بھی ختم ہوجائے گا اور خدا کی ناراضی بھی ہاتھ آئے گی جو دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے۔

ان چیزوں کا لحاظ کریں

اسلام کی مقدس شہزادیو! جب تک شادی نہیں ہوتی عورت اپنے ماں باپ کی بیٹی کہلاتی ہے مگر شادی ہوجانے کے بعد عورت اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اب اس کے فرائض، اس کی ذمہ داریاں پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ وہ تمام حقوق و فرائض جو بالغ ہونے کے بعد عورت پر لازم ہوگئے تھے اب ان کے علاوہ شوہر کے حقوق کا بھی بہت بڑا بوجھ عورت کے سر پر آجاتا ہے جس کا ادا کرنا ہر عورت کے لیے بہت ہی ضروری ہے۔

بیویوں پر شوہروں کے حقوق بہت ہیں مگر ان میں سے درج ذیل چند چیزیں بہت زیادہ قابل لحاظ ہیں۔

☆ عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر کہیں نہ جائے، نہ اپنے رشتہ داروں کے گھر، نہ کسی دوسرے کے گھر۔

☆ شوہر کی غیر موجودگی میں عورت پر فرض ہے کہ شوہر کے مکان اور مال اور سامان کی حفاظت کرے اور بغیر شوہر کی اجازت کے کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شوہر کی کوئی چھوٹی بڑی چیز کسی کو دے۔

☆ شوہر کا مکان اور مال و سامان یہ سب شوہر کی امانتیں ہیں اور بیوی ان سب چیزوں کی امین ہے۔ اگر عورت نے اپنے شوہر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر برباد کر دیا تو عورت پر امانت میں خیانت کرنے کا گناہ لازم ہوگا اور اس پر خدا کا بہت بڑا عذاب ہوگا۔

☆ عورت ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔

☆ بچوں کی نگہداشت، ان کی تربیت اور پرورش خصوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کے لیے بہت بڑا افریضہ ہے۔

☆ عورت کو لازم ہے کہ مکان، سامان اور اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ پھوہڑ، میلی کچیلی نہ بنی رہے بلکہ بناؤ سنگار سے رہا کرے تا کہ شوہر اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔

☆ عورت ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔ عورت پر مرد کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ شوہر کے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے، انہیں کسی بھی طرح تکلیف نہ دے، ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے، اگر شوہر کے ماں باپ کی طرف سے اسے تکلیف پہونچے تو صبر سے کام لے۔ آج کل ساس بہو کا جھگڑا عام ہو چکا ہے جس کے سبب آئے دن گھر میں لڑائی، جھگڑا ہوتا رہتا ہے، بسا اوقات یہ جھگڑا طلاق پر ختم ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بہترین عورت وہ ہے کہ جب اس کا شوہر کسی بات کا حکم

دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اپنے بناؤ سنگار اور اپنی اداؤں سے شوہر کا دل خوش کر دے اور اگر شوہر کسی بات کی قسم کھا جائے تو وہ اس کی قسم کو پوری کر دے اور اگر شوہر غائب رہے تو وہ اپنی ذات اور شوہر کے مال میں حفاظت اور خیر خواہی کا کردار ادا کرتی رہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص:۲۶۸)

شوہر کی خدمت کا عظیم صلہ

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کا نام رحمت تھا، یہ آپ کی بڑی فرمانبردار تھیں، حضرت ایوب علیہ السلام جب بیمار ہوئے، تمام جسم شریف پر آبلے پڑ گئے، بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا۔ سب لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا مگر آپ کی بیوی نے آپ کو نہ چھوڑا، وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت کئی سال تک رہی۔ ایک روز آپ بازار گئیں تو راستے میں شیطان طبیب (ڈاکٹر) بن کر لوگوں کا علاج کر رہا تھا اور اعلان کر رہا تھا کہ میرے پاس ہر مرض کا علاج ہے۔ بی بی رحمت نہ جان سکیں کہ یہ شیطان ہے، اپنے مقدس شوہر کے غم میں ان کا علاج دریافت کرنے کو اس کے پاس چلی گئیں اور کہا کہ میرے شوہر بیمار ہیں اور یہ یہ انہیں شکایت ہے۔ شیطان نے اسی غرض کے لیے تو طبیب کا بھیس بدلا تھا۔ بی بی رحمت سے کہنے لگا کہ میں ان کا علاج کر سکتا ہوں، وہ بالکل اچھے ہو جائیں گے مگر شرط یہ ہے کہ جب وہ اچھے ہو جائیں تو مجھ سے اتنا کہہ دیں کہ تو نے مجھے شفا دیا ہے، بس میری فیس صرف یہی ہے اور کچھ نہیں۔ بی بی رحمت خوشی خوشی گھر آئیں اور حضرت ایوب علیہ السلام کو سارا قصہ سنا دیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام جان گئے کہ یہ طبیب کے بھیس میں شیطان ہے۔ آپ غصے میں آ گئے اور جلال میں آ کر فرمایا: تم اس کے پاس کیوں گئیں؟ میں اچھا ہو گیا تو بخدا تمہیں سو کوڑے ماروں گا۔ پھر آپ جب اچھے ہو گئے تو جبریل امین حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کی بیوی نے آپ کی بڑی خدمت کی ہے اور آپ نے اسے سو کوڑے مارنے کی قسم فرما رکھی ہے۔ اب اس قسم کو یوں پورا کیجئے کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لیجئے جس کی سو شاخیں ہوں، اسے ایک دفعہ مار دیجئے، آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ اسی واقعہ کو اللہ عزوجل نے

قرآنِ مقدس میں اس طرح بیان فرمایا ''خُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهٖ وَ لَا تَحْنَثْ'' اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے ماردے اور قسم نہ توڑ۔ (سورہ ص، پارہ ۲۳، آیت: ۴۴)

چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ کی قسم پوری ہوگئی۔

اے اسلام کی مقدس شہزادیو! خاوند کی خدمت و اطاعت سے خدا خوش ہوتا ہے، عورتوں کو حضرت بی بی رحمت کے کردار سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور اپنے خاوند کی خدمت و اطاعت میں کمر بستہ رہنا چاہیئے۔ دیکھئے یہ شوہر کی خدمت کا اعزاز تھا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے سو کوڑے مارنے کی قسم کھالی تھی مگر شوہر کی خدمت کی برکت سے اللہ عزوجل نے کس قدر آسان انداز میں حضرت ایوب علیہ السلام کی قسم کو پورا بھی فرما دیا اور ان کی بیوی کو سو کوڑے کھانے سے بھی بچالیا۔

امام غزالی کی نصیحتیں

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نکاح کے آداب بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اپنی بیویوں کے ساتھ مزاح اور خوش طبعی کرے، ان سے رکا نہ رہے اور ان کی عقل کے موافق رہے اس لیے کہ کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ اتنی خوش طبعی نہ کرتا جتنی رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے حتی کہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑے کہ دیکھیں کہ کون آگے نکل جاتا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے نکل گئے۔ دوبارہ دوڑنے کا اتفاق ہوا، حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے نکل گئیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پہلے کا بدلہ ہوگیا یعنی اب ہم اور آپ برابر ہوگئے۔

ایک دن حبشیوں کی آواز سنی کہ کھیلتے اور کودتے ہیں۔ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: تم چاہتی ہو کہ دیکھو؟ وہ بولیں ہاں۔ آپ نزدیک تشریف لائے اور ہاتھ پھیلایا، حضرت صدیقہ آپ کے بازو پر ٹھوڑی رکھ کر دیر تک دیکھتی رہیں۔ آپ نے فرمایا: عائشہ ابھی بس نہ کروگی؟ جب وہ چپ رہیں۔ تین بار آپ نے فرمایا تب انہوں نے بس کیا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ مرد کو چاہئے کہ جب گھر میں آئے ہنستے ہوئے آئے،

جب باہر جائے چپ جائے اور جو کچھ پائے کھائے جو نہ پائے اسے نہ پوچھے۔

ٹھٹھا اور کھیل اس درجہ نہ بڑھائے کہ اس کا ڈر جاتا رہے اور برے کاموں میں عورتوں کی موافقت نہ کرے بلکہ جب کوئی کام آدمیت اور شریعت کے خلاف دیکھے تو تنبیہ کر دے۔ (کیمیائے سعادت: ۲۶۳)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

جن لوگوں نے دنیا میں کسی قسم کا ظلم روا رکھا ہوگا، قیامت کے دن وہ تمام لوگ مظلوم وفریادی ہوں گے، اللہ عزوجل ان کو بدلہ دلائے گا، قیامت میں کوئی شخص کسی کی گردن پکڑے گا، کوئی خداوند کریم سے کہے گا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے، کوئی کہے گا کہ اس نے میری غیبت کی ہے اور برے الفاظ سے مجھ کو یاد کیا ہے، کوئی کہے گا کہ اس نے مجھ کو گالی دی ہے، کوئی کہے گا کہ اس نے مجھ سے استہزا اور ٹھٹھا کیا ہے، کوئی کہے گا کہ یہ میرا برابر پڑوسی تھا اس نے میرے ساتھ برائی کی ہے، کوئی کہے گا کہ اس نے میرے ساتھ ایک معاملہ کیا تھا اور اس میں دھوکہ دیا، کوئی کہے گا کہ اس نے مجھ سے خرید وفروخت کیا تھا تو اس میں غبن کیا تھا اور خسارہ میں ڈالا، کوئی کہے گا کہ اس نے سامان کا عیب چھپا کر مجھ سے بیچا، کوئی کہے گا کہ اس نے اپنے سامان کا نرخ بتانے میں مجھ سے فریب کاری کیا تھا، کوئی کہے گا کہ یہ شخص مال دار تھا اور میں بھوکا تھا لیکن اس نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا، کوئی کہے گا کہ مجھ پر ظلم ہو رہا تھا اور یہ دفع کرنے پر قادر تھا لیکن اس نے ظالم کے ساتھ اعانت کی اور اپنے اثر ورسوخ کے ذریعہ مجھ کو ظالم کے گزند سے نہیں بچایا۔

الغرض! اپنی زندگی میں جس جس مجلس میں جس جس کی غیبت کی ہوگی، جس جس کے ساتھ خیانت کیا ہوگا، جس جس کو نظر بد سے یا نظر تحقیر سے دیکھا ہوگا وہ سب لوگ ظالم کو چاروں طرف سے گھیر کر حضرت جبار جل جلالہ سے

فریاد کریں گے۔

کتنی حسرت کا وہ دن ہوگا جب کوئی آپ کے پاس نہ ہوگا اور بساط عدل بچھی ہوگی، خداوند تعالیٰ پوری حکومت مطلقہ کے ساتھ ظالم کو مخاطب کرے گا، اس وقت تم مفلس وعاجز وفقیر ہوگے اور کچھ روپئے پیسے دے کر بھی کسی کا حق معاف نہیں کرا سکوگے، اس وقت تمہاری ساری نیکیاں جس کے حصول میں تم نے ساری عمر کو لگایا تھا ایک ایک کر کے حبط (ختم) ہو جائیں گی اور مظلوموں کے حقوق کے عوض یہ ساری نیکیاں ان کو منتقل ہو جائیں گی اور تم ایک دیوالیہ مفلس کی طرح رہ جاؤ گے۔(احیاء العلوم)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مذکورہ نصیحتیں ہمارے لیے قابل عمل ہیں اور اگر ہر شوہر ان نصیحتوں پر عمل کرنے لگ جائے تو ازدواجی زندگی بحسن وخوبی گزر جائے گی۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی نصیحتوں پر حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگئ مبارک کو بطور مثال پیش فرمایا تاکہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی کو دیکھ کر آپ کی امت اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی ازدواجی زندگی مسرت وخوشی کے ساتھ گزار سکے۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

❁☆❁

مصادر ومراجع

القران الکریم	کنز الایمان
بخاری شریف	سنن ابوداؤد
سنن ابن ماجہ	مشکوۃ شریف
احیاء العلوم	بہار شریعت

تفسیر نعیمی ودیگر کتب
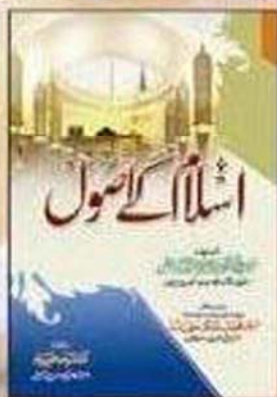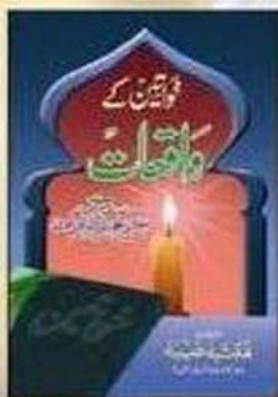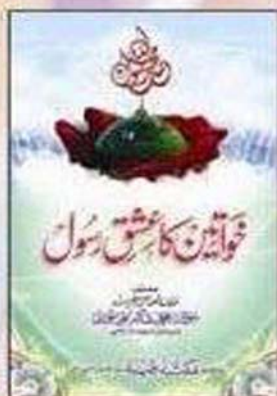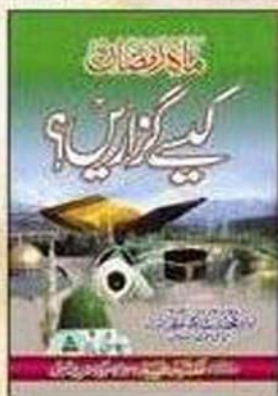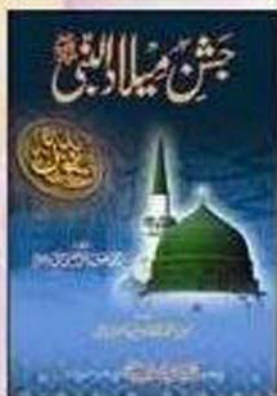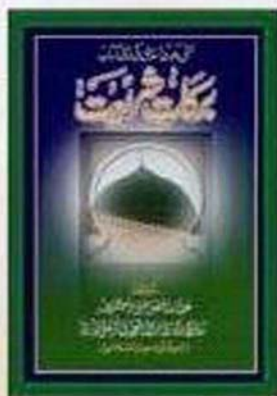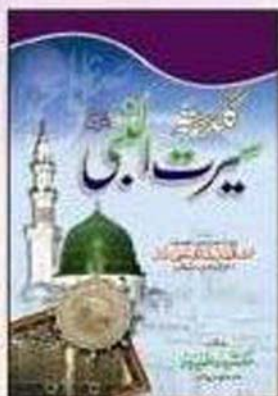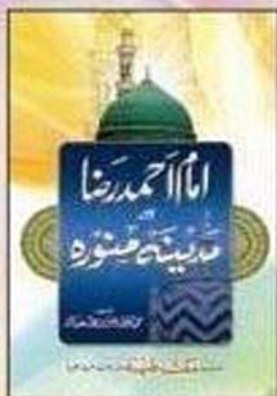
Published by:

MAKTABA-E-TAIBAH

Markaz Ismail Habib Masjid, 126, Kambekar St, Mumbai-3